سوال

ایک عورت نے اپنی بہن کو کچھ پیسے دیے اور یہ رقم اس کی بہن کی تھی جو اس نے اس کے پاس رکھی ہوئی تھی، خاوند کا اس کا علم نہ تھا، اس لیے کہ خاوند اور بیوی کی بہن میں کچھ مشکلات تھیں، پھر خاوند نے طلاق کی قسم اٹھائی کہ وہ اپنی بہن کو میرے علم کے بغیر پیسے نہ دے، اس کے بعد بیوی نے اپنی بہن کو کچھ نہیں دیا، اور خاوند کو اس کا بھی علم نہیں کہ قسم اٹھانے سے قبل بیوی نے اپنی بہن کو کچھ رقم دے دی ہے یہ علم میں رہے کہ اس نے جو رقم اپنی بہن کو دی وہ خاوند کے مال میں سے نہ تھی، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ اس کا حکم کیا ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

جمہور کے قول کے مطابق عورت کو حق حاصل ہے کہ وہ اپنے مال میں جو چاہے تصرف کرے، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ عقل و دانش والی ہو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عقل و دانش والی عورت کو اپنے سارے مال میں تصرف کا حق حاصل ہے، چاہے وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے یا عوض میں دے، امام احمد رحمہ اللہ سے ایک روایت یہی ہے اور امام ابو حنیفہ اور امام شافعی اور ابن منذر رحمہم اللہ کا مسلک بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں : المغنی (299/4).

لیکن اس کا اپنے خاوند کے ساتھ یہ بھی حسن معاشرت میں شامل ہوتا ہے کہ وہ اس کے متعلق اپنے خاوند کو بتا دے، اگر بیوی صلہ رحمی کرنا چاہتی ہے اور خاوند اسے ناپسند کرتا ہے تو پھر بیوی اسے خفیہ طور پر کر لے

اور اگر خاوند طلاق کی قسم اٹھائے کہ وہ اپنی بہن کو کچھ نہ دے جیسا کہ سوال میں ذکر ہوا ہے تو یہ مستقبل میں کچھ دینے سے تعلق رکھتا ہے، لیکن اگر قسم سے قبل کچھ دیا گیا ہے تو اس سے طلاق واقع نہیں ہو گی

طلاق کی قسم اٹھانے کے مسئلہ میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے :

جمہور اہل علم کے ہاں قسم والی چیز واقع ہونے پر طلاق ہو جائیگی، اس لیے اگر بیوی نے اپنی بہن کو رقم دی تو اسے طلاق واقع ہو جائیگی

دیکھیں : المغنی (372/7).

اور بعض اہل علم جن میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ شامل ہیں کہتے ہیں کہ :

اگر طلاق قسم کی جگہ ہو اور ایسا کرنے والے شخص کا ارادہ اپنے آپ کو کسی چیز پر ابھارنا یا کسی چیز سے منع کرنا مقصود ہو اور وہ اس سے طلاق کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو قسم ٹوٹنے سے طلاق واقع نہیں ہو گی، بلکہ اس پر قسم کا کفارہ لازم ہو گا

شیخ ابن باز اور شیخ ابن عثیمین رحمہما اللہ نے بھی یہی فتوی دیا ہے، اس قول کی بنا پر خاوند کی نیت دیکھی جائیگی کہ اگر اس نے طلاق کی نیت کی ہو تو طلاق ہو جائیگی، اور اگر صرف روکنا چاہتا ہو اور طلاق کا ارادہ نہ ہو تو پھر بیوی کا اپنی بہن کو مال دینے کی صورت میں خاوند پر قسم کا کفارہ لازم آئیگا، اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی

اور روکنے کی مدت کے متعلق بھی خاوند کی نیت کو دیکھا جائیگا اور یہ دیکھا جائیگا کہ آیا اس نے بیوی کو بالکل مطلقا مال دینے سے منع کیا ہے یا کہ اس کی نیت مشکل ختم ہونے تک تھی، یا اس نے اس مہینہ دینے سے منع کیا تھا، یا کوئی اور نیت تھی، اس لیے خاوند کی نیت کے مطابق عمل کیا جائیگا

مزید آپ سوال نمبر (103308) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں

اللہ سبحانہ وتعالی سب کو اپنی پسند اور رضامندی والے اعمال کرنے کی توفیق نصیب فرمائے

واللہ اعلم.

الاسلام سوال وجواب

104620